REGISTERED [illegible] NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD NO. P/GDP 3.

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸

شمارہ ۳۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، ممالکِ غیر ۳۵ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian Pin 143516.

۴ ذیقعدہ ۱۳۹۹ ہجری — ۲۷ تبوک ۱۳۵۸ ہش — ۲۷ ستمبر ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۹/۷۹-۱۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

٭ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب بالالتزام دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

قادیان ۲۴ تبوک (ستمبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی قادیان کشمیر کے تبلیغی و تربیتی دورے کے بعد آج مؤرخہ ۹/۷۹-۲۴ کو فجر کے وقت بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں! آنموصوف کے گلے میں خراش کی تکلیف ہے احباب صحتِ کاملہ کیلئے دُعا فرمائیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ!

جماعت کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ خدام و انصار کے اجتماعات میں اُن کی تمام مجالس شرکت کریں

بنی نوعِ انسان کی سب سے بڑی خدمت اس کیلئے دُعا کرنا ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا ملخص

مؤرخہ ۱۴ تبوک (ستمبر) کو نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے ماہ ربوہ میں منعقد ہونے والے مجلس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات کا ذکر کیا۔ اور فرمایا میری خواہش ہے کہ ہر مجلس کی نمائندگی اس میں ہونی چاہیئے ــــ قادیان میں بھی اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہندوستان کی مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھی حضور انور کے اس خطبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اجتماعات کی اہمیت و افادیت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرمائیں ــــ

حضور نے فرمایا قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ابراہیم علیہ السلام کی دو خصوصیات کہ وہ حنیف یعنی ہر وقت خدا کے حضور جھکنے والے تھے اور مسلم یعنی ہر دم خدا کے احکام بجا لانے والے تھے، اپنے اندر پیدا کرو۔ حضور نے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ وہ بنی نوع انسان کی بہترین خدمت اُس کے لئے دُعا کر کے انجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ سب سے کارگر اور مؤثر حربہ جو انسان کو دیا گیا ہے وہ ایٹم بم نہیں بلکہ دُعا کا ہتھیار ہے اور دوسرے نمبر پر جو ہتھیار دیا گیا ہے۔ وہ ہائیڈروجن بم نہیں بلکہ نوعِ انسان کی خدمت، اس سے محبت اور شفقت کا اظہار ہے۔ حضور نے خدام اور انصار کو توجہ دلائی۔ کہ انہیں یہ فرائض اُن کے یاد دلانے کے لئے ہر سال اجتماع منعقد کئے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگلے ماہ ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کا اور اس سے اگلے ہفتے انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اِن اجتماعات میں سوائے اُن چند سالوں کے جو بیچ میں آئے اور جب کسی قدر تنزل کی کیفیت رونما ہوئی۔ ہمیشہ خدام اور انصار پہلے سے بڑھ چڑھ کر تعداد میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ میرے دل میں خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدام اور انصار کے اجتماعات میں ان کی تمام مجالس شرکت کریں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض جماعتیں بڑی ہیں اور بعض بلحاظ تعداد مختصر ہیں۔ بعض جماعتیں فعّال ہیں اور بعض سُست ہیں، بعض اضلاع کے اُمراء اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ بوجھ کر ادا کرتے اور بعض سُستی اور کمزوری دکھانے والے ہیں۔ بعض مربی صاحبان کو اللہ تعالیٰ ایثار اور محبت و پیار سے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی

کی توفیق دیتا ہے اور بعض کے دلوں میں خدا کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے اس رنگ کا پیار نہیں کہ جیسے ایک آگ بھڑک رہی ہو۔ حالانکہ اگر کسی مربی کے علاقے میں کمزوری ہو تو اس کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جانی چاہئیں۔ حضور نے امراءِ اضلاع اور مربیان کو ہر دو اجتماعات میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کا ذمہ دار بناتے ہوئے فرمایا کہ چاہے ایک مجلس سے ایک ہی خادم کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور۔ کیونکہ اجتماع دنیوی میلے نہیں بلکہ جماعت کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت اس لحاظ سے کہ بہت سی نیکی کی باتیں کانوں میں پڑتی ہیں۔ اور اخلاقی اس لحاظ سے کہ خدام و انصار کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ قرآن کریم کے مطابق حقیقی مسلمان بننے والے ہوں۔ حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی دو خصوصیات حنیف اور مسلم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اُمتِ مسلمہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے سکھ کا سامان پیدا کرے۔ حضور نے خدام اور انصار کے لئے دُعا کی کہ وہ اس مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل کریں اور خدام اور انصار کو خدا تعالیٰ یہ ہمت عطا کرے کہ ان کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جو نمائندگی سے محروم ہو اور ہر سال کا اجتماع ایک ایسے موسمِ بہار کی طرح ہو جس میں درخت نئی شان سے پہلے سے بڑھ کر اپنی سرسبزی و شادابی کو پیش کریں۔ اور ہمارے اجتماع اسی طرح پہلے سے بڑھ کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے نئی بہاروں کے حسین ترگلدستے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں عقل، سمجھ، ہمت اور عزم دے اور کامیابی کی انتہا ہمارے لئے مقدر کر دے

آمین ؛؛

درخواستِ دُعا

مکرم برادرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی، حیدر آباد سے بذریعہ ٹیلیگرام اپنی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قبل ازیں ان کی والدہ صاحبہ کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اور معمّر بھی ہیں۔ اس لئے احباب کرام ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے ساتھ درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔

مرزا وسیم احمد

(امیر جماعتِ احمدیہ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲۷ تبوک ۱۳۵۸ ہش

ہمارے سالانہ اجتماعات اور کانفرنسیں

جماعتِ احمدیہ کے سالانہ اجتماعات، سالانہ جلسے اور کانفرنسیں وغیرہ خالص دینی، مذہبی اور روحانی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اور قومی وحدت، باہمی تعارف و تودّد، واقفیتِ احوالِ دیگر، نوعِ انسان کی خدمت، تربیت و اصلاح اور تزکیہ نفوس، تبلیغ و اشاعتِ دین وغیرہ ایسے اہم بالشان اغراض و مقاصد کے حامل ہوتے ہیں —!

بفضلہ تعالیٰ ہر اُس جگہ جہاں جماعتِ احمدیہ قائم ہے، گاہے گاہے تبلیغی و تربیتی جلسے اور دیگر تقاریب منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ جہاں مقامی طور پر لوگ اکٹھے ہوتے، ایکدوسرے سے ملتے، ایکدوسرے کے احوال سے واقف ہوتے اور ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک ہوتے اور اصلاح نفس اور تبلیغ و تربیت کے متعلق سرجوڑ کر غور و فکر کرتے اور پھر اپنی تجاویز کو عملی جامہ پہنا کر انہیں کامیاب بنانے میں کوشاں رہتے ہیں —!

اس کے آگے ان کانفرنسوں کا نمبر آتا ہے جو صوبہ دار منعقد ہوتی ہیں۔ سال میں ایک مرتبہ ایک صوبہ کی تمام جماعتوں کے نمائندے ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس تقریبِ ملاقات کے لئے وقت کی قربانی دیتے ہیں۔ مالی قربانی دیتے ہیں۔ سفر کی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اور اپنے کاروبار کا بھی حرج کر کے اپنی صوبائی کانفرنسوں کو ہر ممکن طریق سے کامیاب بنانے کی سعیٔ مقدور کرتے ہیں۔ پھر ایک جگہ جمع ہو کر خداتعالیٰ کی بکثرت حمد کرتے ہیں۔ ایکدوسرے سے مل کر رُوحانی مسرت محسوس کرتے ہیں۔ جماعت میں داخل ہونے والے نئے دوستوں سے متعارف ہو کر اپنے ایمانوں کو بڑھاتے ہیں۔ نمازوں و نوافل اور [illegible] کے خصوصی پروگرام کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ کے درس اور تبلیغی و تربیتی تقاریر سے مستفید ہوتے ہیں۔ نیز اپنے صوبہ میں تبلیغی و تربیتی مساعی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اس کو مزید وسعت دینے اور تیزی پیدا کرنے کے متعلق غور و فکر کیا جاتا ہے — پھر اپنی جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی ان کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور غیر جانبدار ہو کر، روشن خیال کے ساتھ جماعت کے عقائد و نظریات کو بغور سُنتے ہیں اور افرادِ جماعت کے اعمال و افعال، اخلاق و کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس طرح ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان کر دیتا ہے۔ ان کے سینوں کو کھول دیتا ہے اور وہ قبولِ حق کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں —

بہرحال دو تین دن کے لئے صوبہ بھر کی جماعتوں کے نمائندے، ایک خاندان کے افراد کی طرح ایک جگہ جمع ہو کر رشتۂ تودّد میں پہلے سے زیادہ مضبوطی۔ اپنے ایمانوں میں پہلے سے زیادہ بشاشت اور تربیت و اصلاح اور تبلیغ و اشاعت کے بہت سارے نئے پروگرام لے کر، ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ آئندہ سال پھر ملاقات کے وعدے پر اپنے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں —!

جیسا کہ قارئین بدر کو اعلانات سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ماہِ اکتوبر و نومبر میں ہندوستان کے تین صوبوں میں سالانہ کانفرنسیں منعقد ہونے جارہی ہیں چنانچہ ۱۳، ۱۴ اکتوبر کو آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس، بمبئی میں منعقد ہو رہی ہے اور ۲۴ و ۲۵ اکتوبر جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس، شاہجہانپور میں منعقد ہونے والی ہے۔ اور آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد ۴ و ۵ نومبر کی تاریخوں میں بمقام "بھوکھنڈار" موسی بنی مائنز، ہو رہا ہے ہم ہر سہ صوبہ جات کی نہ صرف علاقائی جماعتوں سے بلکہ دیگر صوبوں کی جماعتوں سے بھی امید رکھتے ہیں کہ وہ ان سالانہ صوبائی کانفرنسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے ان کی روحانی برکات سے متمتع ہونے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

تیسرے نمبر پر جماعتِ احمدیہ کی ذیلی تنظیموں اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے وہ سالانہ اجتماعات ہیں جو سال میں ایک مرتبہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہوتے ہیں۔ اور ملک کے طول و عرض سے اُس تنظیم کے نمائندے جمع ہو کر اپنے نفوس کی اصلاح، اپنی روحوں کو صیقل کرنے اور ایمانوں کو جلا دینے والے پروگراموں سے مستفید ہوتے ہیں — تقسیم ملک کے بعد بعض مجبوریوں کے باعث ایسے اجتماعات کا سلسلہ مرکز سلسلہ قادیان میں جاری نہ رہ سکا تھا۔ البتہ ربوہ میں ہر سہ مجالس کے سالانہ اجتماعات کا پروگرام جاری ہے۔ لیکن اب بفضلہ تعالیٰ قادیان میں بھی گزشتہ سال سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع کا سلسلہ ازسرِ نو شروع ہو چکا ہے۔ اور اس سال نہ صرف خدام کا بلکہ ساتھ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام بھی رکھا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہر دو مجالس کا سالانہ اجتماع جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے مؤرخہ ۵۔۶۔۷ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم احسان ہے کہ جماعت کی ذیلی تنظیموں کے انفرادی اجتماعات کا سلسلہ جاری فرما کر جہاں اُن کے اندر ایک خود اعتمادی کی رُوح پیدا فرمائی وہاں ہر تنظیم کے مناسبِ حال تربیتی و اصلاحی پروگرام کو ایک خاص نوعیت دیکر ہمہ جہتی مفادات کی راہ ہموار کر دی ہے — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا
ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں
کو اس کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

امید کی جاتی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے اس سالانہ اجتماع میں بھارت کی مجالس سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگان شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں گے (سالانہ اجتماعات کی اہمیت اور اسمیں شرکت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد اسی اشاعت کے صفحہ اوّل پر ملاحظ فرمائیں۔)

آخر میں آجاتا ہے ہمارا جلسہ سالانہ جو سال میں ایک مرتبہ جماعتِ احمدیہ کے ہر دو مراکز قادیان و ربوہ میں منعقد ہوتا ہے۔ جہاں دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان ایک بین الاقوامی برادری کی صورت میں جمع ہو کر دورانِ سال نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے انعامات و افضال کا ایکدوسرے سے ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول رہتے ہیں۔ اور مرکزِ سلسلہ اور سالانہ جلسہ کے ساتھ جو خصوصی برکات وابستہ ہیں، اُن سے مستفید ہوتے ہیں — اس عظیم جلسہ سالانہ کی جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے خاص اذن سے رکھی ہے، بے شمار برکات ہیں۔ یہ چونکہ ایک علیحدہ مضمون ہے اس لئے انشاءاللہ جلسہ سالانہ سے قبل کسی وقت اس پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اِس وقت صرف یہ عرض کرنا ہے کہ جہاں آپ اپنی صوبائی کانفرنسوں اور سالانہ اجتماع میں ہر طرح کی قربانی دیکر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی کوشش فرمائیں گے۔ وہاں ۱۸۔۱۹۔۲۰ دسمبر ۷۹ء کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کے لئے سب سے پہلے ابھی سے نیت کر لیں اور پھر دعاؤں کے ساتھ ان دو ڈھائی مہینوں میں اس مبارک سفر کی تیاری کے لئے تدبیر کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں بے انتہا برکت ڈالے اور ہمارے سالانہ اجتماعات اور کانفرنسوں اور جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ اللّٰھم آمین!

(محمد انعام غوری)

درخواستِ دعا:— میرا برادرِ نسبتی، جو یہیں کا باشندہ تھا۔ بعمر ۲۴ سال کار کے حادثہ میں وفات پا گیا۔ اس کی جواناں مرگ، لواحقین غمگین کے لئے سخت صدمہ کا موجب ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد ادریس نبیرہ میاں محمد دین صاحب یکے از ۳۱۳ اصحابِ احمدؑ
(از جیرارڈ۔ جارجیا۔ امریکہ)

خطبہ جمعہ

حقیقی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے!

اور

معرفت کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور محبت کے ساتھ وابستہ ہے

ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرتے چلے جانا چاہیئے!!!

از حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقی نجات کے طالب بنیں اور اس راہ میں ہر قسم کے مجاہدات کرتے چلے جائیں۔ نجات کے معنی دنیا نے درست نہیں سمجھے مثلاً عیسائی سمجھتے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے بچ جانے کا نام نجات ہے اور اس غلط سمجھ کے نتیجہ میں وہ نجات کے لئے مسیح کے خون اور کفارہ کا عقیدہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب ان کی بھول ہے۔

نجات کے حقیقی معنے

اس خوشحالی کے ہیں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے اور جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت میں پیدا کی گئی ہے۔ انسان طبعاً اور فطرتاً خوشحالی کا متلاشی ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو اپنے ایک نئے نومسلم جرمن بھائی کے ایک خط کی دیتا ہوں۔ انہوں نے جب ہم فرینکفورٹ میں تھے اس وقت بیعت کی اور اسلام لائے۔ کچھ عرصہ ہوا غالباً دو یا تین ہفتے ہوئے ان کا ایک خط مجھے ملا۔ وہ خط بڑا پیارا ہے اس لئے کہ وہ فطرت انسانی کی آواز ہے اس خط میں انہوں نے لکھا کہ دنیا خوش حالی کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے اور انہیں وہ حاصل نہیں ہوتی۔ میں اسلام لایا تو

اسلام کی حسین تعلیم

کے نتیجہ میں مَیں نے یہ محسوس کیا ہے کہ مجھے ساری دنیا کی خوشیاں حاصل ہو گئی ہیں۔ یعنی وہ فطرتی آواز جس کو اسلام لانے سے قبل وہ خود بھی نہیں سمجھتے تھے اسے انہوں نے سمجھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے اس کا دل اس تصور کی وجہ سے لبریز ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام لانے کی جو توفیق دی ہے اس کے نتیجہ میں فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ مجھے خوشحالی ہر وقت نصیب رہے پورا ہو گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

انسان نے مال و دولت اور مادی ترقی میں خوش حالی کی تلاش کی۔ مادی لحاظ سے ترقیات تو اس نے بہت حاصل کر لیں۔ بڑے مالدار بھی ہو گئے لیکن خوشحالی اسے نصیب نہیں ہوئی۔ امریکہ ہے۔ روس ہے۔ یورپ کی اقوام ہیں۔ مادی لحاظ سے وہ بڑی ترقی یافتہ ہیں۔ بڑی امیر قومیں ہیں ہر قسم کی مادی اور جسمانی سہولتیں انہیں حاصل ہیں۔ ہم میں سے اکثر ان کا تصور بھی یہاں نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر بھی ان کے دل خوش نہیں۔ اور یہ احساس ان کے اندر پایا جاتا ہے کہ وہ مقصد جسے ہماری فطرت، جسے ہمارے نفس حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں حاصل نہیں ہوا۔ سیاسی اقتدار اور

دنیا میں غلبہ حاصل کرنے

کی بھی انسان نے کوشش کی اور اس میں اپنی خوشحالی کو سمجھا۔ لیکن امریکہ ہی کو دیکھ لو۔ سیاسی اقتدار اور غلبہ کے نتیجہ میں اس قوم نے خوشحالی تو کیا حاصل کرنی تھی ہزاروں کی تعداد میں اپنے بچوں کو دنیا کے مختلف خطوں میں مروا رہے ہیں اور جو چیزیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انہیں حاصل نہیں ہو رہیں۔ غرض انسان کی فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ رکھا ہے کہ وہ ایک ایسی خوشحالی حاصل کرے جس کے نتیجہ میں

دائمی اور ابدی مسرتیں

اور لذتیں اسے حاصل ہوں اس کے لئے اس نے ہمیں کامل تعلیم دی ہے اور اسلام کے ذریعہ ہم پر اس خوشحالی کی راہیں بھی کھولی ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جو دائمی مسرتوں کا موجب ہوتی ہے

عرفانِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کی خوشیاں انسان کو مل جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا جب حقیقی علم انسان کو ہوتا ہے تو اس کے دو نتیجے نکلتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا اس پر ظہور ہوا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر ظہور ہوا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا کسی انسان پر ظہور ہو تو اس کا دل اپنے رب کے خوف سے کانپ اٹھتا ہے اور حقیقت اس پر آشکار اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا کا غضب ایک ایسی آگ ہے جو جلا کر رکھ دیتا ہے۔ اسی کے ساتھ ہی جب

اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات

کا اس پر جلوہ ظاہر ہوتا ہے اور حسن کی تجلی اس پر ہوتی ہے تو اس کا دل اپنے رب کی محبت سے بھر جاتا ہے ان دو جلووں کے بعد وہ اپنے رب کو سچے معنوں میں پہچاننے لگ جاتا ہے اور اپنے رب کی قدر جو اس کے دل میں ہونی چاہیئے وہ پیدا ہو جاتی ہے ورنہ دوسروں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ جنہوں نے اس کی ذات اس کے جلال اور جمال کا مشاہدہ نہیں کیا وہ اس کی قدر کو کیا جانیں لیکن جب ایک مسلمان اپنے رب کی جلالی اور جمالی صفات کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے اور اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے اور اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ اس قادر و توانا کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی ہے تو تمام گناہوں سے وہ نجات پا جاتا ہے۔ ہر اس چیز کے کرنے سے اس کی روح اور اس کا جسم کانپ اٹھتا ہے جس کے کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا غرض ایک ہی جلوہ جلالی صفات کا جب ظاہر ہوتا ہے تو

ہر قسم کے گناہوں سے نجات

دلاتا ہے۔ بشرطیکہ معرفت کامل اور حقیقی ہو ادھوری نہ ہو اور جب اللہ تعالیٰ کے حسن کو انسان دیکھتا ہے تو اس کی محبت سے دل لبریز ہو جاتا ہے اور اس محبتِ الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے اور محبت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اس کی رضا کو حاصل کر لے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذت اور سرور خدا تعالیٰ کی محبت ہی میں ہے تب وہ نجات پاتا ہے۔ کیونکہ تب اسے حقیقی اور سچی خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور اس کی فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو ایک لگن لگائی ہے کہ اس کا تعلق پختہ طور پر اس کے پیدا کرنے والے کے ساتھ قائم ہو جائے وہ مقصد اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ پس حقیقی نجات کے لئے معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے اور جب

اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور اس کی ذات کی معرفت

اور اس کے جلال اور جمال کے جلوے انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں تو وہ گناہ سے اس سے زیادہ ڈرنے لگتا ہے جتنا اس پیالہ سے

جس کے متعلق اسے یقین ہوتا ہے کہ اس کے اندر مہلک زہر گھلا ہوا ہے۔ وہ اس کے قریب نہیں جاتا وہ اس سے ایک قطرہ بھی چکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس طرح ہر اس چیز سے انسان بچتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ پایا جاتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ گناہ سے کلی نجات اسے حاصل ہوتی ہے اور جب وہ

اپنے رب کا پیار

دیکھتا ہے وہ پیار جو اسے اپنی ماں اور باپ سے بھی نہیں ملا تھا اور وہ پیار جو دنیا کا کوئی پیار کرنے والا شخص یا اشخاص اسے نہیں دے سکتے تو بس وہ اسی پر فدا ہو جاتا ہے اور اس کی اپنی کوئی مرضی باقی نہیں رہتی وہ اسی دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ غرض نجات کا تعلق صرف اخروی زندگی کے ساتھ نہیں نجات اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اور اخروی زندگی میں بھی کسی وقت ختم نہیں ہوتی یعنی اس کی ابتداء تو ہے مگر اس کی انتہاء نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئی زندگی اپنے بندوں کے لئے اس نے مقدر کی ہوئی ہے پس یہ سمجھنا کہ نجات ہمیں دوسری دنیا میں مل جائے گی اس دنیا میں اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہونگے یہ حماقت ہے۔ اسی دنیا میں انسان نجات حاصل کرتا ہے اس دنیا میں وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو کچھ اس طرح پہچان لیا ہے کہ وہ اس کی ناراضگی کو ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا اور کچھ اس طرح اس نے اس کی معرفت حاصل کر لی ہے اس کے جمال اور اس کے حسن کو دیکھ لیا ہے کہ وہ اپنی ہر چیز بلکہ اپنے نفس کو بھی اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور اسی میں اس کی ساری لذت ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک ذاتی محبت اور پیار اس

پاک اور اعلیٰ اور عظیم ہستی

کے ساتھ اسے ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس محبت میں ہی اپنی جنت کو پا لیتا ہے۔ کسی انعام اور ثواب کا خواہشمند نہیں ہوتا۔ اس دنیا میں ہر قسم کی تلخیاں اس محبوب کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے وہ اس دنیا میں یعنی اخروی دنیا میں بھی کسی اور ثواب کی وہ خواہش نہیں رکھتا سوائے اس ثواب کے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جلوے ہر آن اس پر جلوہ گر ہوتے رہیں۔ غرض نجات اس دنیا میں مل جاتی ہے اور اس نجات کے حصول کے لئے انتہائی قربانیاں اور انتہائی مجاہدات کرنے ہمارے لئے ضروری ہیں اور ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہیں اس نجات کے حصول کے لئے کسی اور کے خون یا کسی اور کو صلیب پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

اپنے نفس کی قربانی

دینی پڑتی ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"نہ کوئی خون تمہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے سوائے اس خون کے جو یقین کی غذا سے جو تمہارے اندر پیدا ہو۔"

اور حقیقت یہ ہے کہ جب یہ خون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور عرفان کو ہم حاصل کر لیں تو پھر عصیان ہمارے اندر داخل نہیں ہو سکتا سب گند دور ہو جاتے ہیں۔ سب خوشیاں حاصل ہو جاتی ہیں سب پاکیزگیاں اس گھر کا حصہ بن جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور نعمتوں کے جلوے انسان اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔

پس نجات کے لئے معرفت کا حصول ضروری ہے اور معرفت کے حصول کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

نبی اکرم کی کامل اتباع اور محبت

کو بتایا ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو کہ آپ کی ہر حرکت اور آپ کے ہر سکون کو نقل کرنے کی خواہش ہر وقت دل میں موجزن رہے یعنی اتباع اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یہ بھی ہے (گو ہم نے حضورؐ کے سارے ہی احکام کی اتباع کرنی ہے۔) کہ

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ
إِمَامَ زَمَانِهِ فَقَدْ مَاتَ
مِيتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ

دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کی اطاعت ہمارے لئے ضروری ہے اگر کسی سے رشتہ محبت قائم رکھنا ہم پر واجب ہے تو صرف اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے ساتھ اپنے

اس فرزندِ جلیل کا ذکر

فرمایا جو اس آخری زمانہ میں دنیا کی طرف مبعوث ہونے والا تھا آپ کی اس محبت کے اظہار کی وجہ سے ہمارے دل بھی اس عظیم فرزند کے لئے محبت کے جذبات پاتے ہیں اور بڑے شدید جذبات پاتے ہیں اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی اپنے اس فرزند کے لئے ہم عظیم محبت کے جذبات دیکھتے ہیں۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے خلفاء کی سنت کی بھی اتباع کرو۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم آپ کی محبت سے مجبور ہو کر آپ کے فرمان کے مطابق

آپ کے خلفاء سے تعلق

رکھیں اور ان سے محبت کا رشتہ قائم کریں اور ان کی سنت کی بھی اتباع کرنے کی کوشش کریں ورنہ اندھیروں کی موت ہمارے نصیب میں ہوگی اور جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اندھیرے میں ہے اسے اپنی فکر کرنی چاہئیے۔

اصل بات یہ ہے کہ نجات کے حصول کا ذریعہ قرآن کریم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ساتھ انتہائی محبت رکھنا بتایا ہے اگر ہم اس دنیا میں نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ موقوف ہے کامل معرفت پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ معرفت (کامل معرفت جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف اور اس کے لئے حقیقی محبت کو قائم کرتی اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرتی ہے) تم حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک ایک نمونہ جو کامل اور مکمل اور اعلیٰ ہے تمہارے سامنے نہ رکھا جائے۔ وہ نمونہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے سامنے رکھا گیا ہے اس نمونہ کو سامنے رکھو اس کی محبت اپنے دل میں پیدا کرو اور کسی صورت میں بھی اس کی اتباع سے باہر نہ نکلو جو وہ کہتا ہے وہ کرو جس رنگ میں وہ عبادت بجا لانے کے طریق بتاتا ہے اور جس طور پر وہ مخلوق کے ساتھ ہمدردی یا حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرو ہر چھوٹی اور بڑی بات میں بہر حال تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی ہے۔

پس ایک احمدی کو یہ بات سمجھ لینی چاہئیے کہ

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے

کہ ہم اس خوش حالی کو حاصل کریں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں اور جس کی بھوک اور پیاس اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے اور جس کے لئے عرفان کا حصول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں جس کے بعد انسان کا دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے کیونکہ ہم اس کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتا ہے وہ محبت جو ہر غیر سے ہمیں بے نیاز کر دیتی ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ محبت یا ان کے ساتھ کوئی لگاؤ باقی نہیں چھوڑتی اپنا نفس بھی انسان کو بھول جاتا ہے تمام انسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ ہوتی ہے جو اس کی جان اور اس کی روح بن جاتی ہے اور ذاتی محبت اللہ تعالیٰ کے لئے انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے

کہ نجات اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو کامل اور مکمل اسوہ ہیں) کی اتباع کرو اور آپ کے لئے حقیقی اور سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرو تب خدا تعالیٰ کی محبت پاؤ گے اس کے بغیر نہیں پا سکتے پس ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہئیے۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں اور مجاہدات کرتے چلے جانا چاہئیے اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے کیونکہ اس کے فضل پر منحصر ہے۔ انسان اپنی کسی طاقت یا اپنے کسی عمل یا اپنی کسی قربانی یا کسی ایثار سے خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتا نجات کو نہیں پا سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہم پر نازل ہو اور وہ تھوڑے کو بہت سمجھ لے وہ حقیر کو اعلیٰ سمجھ لے وہ ایک ذرہ ناچیز کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ لے اور اس ذرہ ناچیز کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کے سامان پیدا کر دے وہ سب قدرتوں والا ہے وہ جو تمام فضلوں اور برکتوں والا ہے وہ اپنے بندے پر فضل اور رحمت اور برکت کی بارش نازل کرنا شروع کر دے

نجات اسی کے فضل پر منحصر ہے

اور اسی کے حصول کو جذب کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپکی محبت کا حکم دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمارے لئے عرفان کی راہوں کو ہمیشہ کھولتا چلا جائے۔

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

محترم رفاقت احمد [illegible] صاحب ایم - اے راولپنڈی

فرقانِ حمید سے ثابت ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے پاک نبی مبعوث ہوئے ۔ ارشاد ربّ العزت ہے ۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (سورۃ نحل ع۵) پھر فرمایا ۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع۳) ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے ۔ نیز ارشاد ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع۳) کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نذیر نہ آیا ہو ۔ ارسالِ رسل کا مقصد انسانوں پر اتمام حجت کرنا ہے جیسا کہ فرمایا ۔ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (النساء آیت ۲۳) علاوہ ازیں روزِ حشر ہر نبی اپنی اپنی قوم کے سامنے بطور گواہ کھڑا ہو گا ۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے : وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ (نحل ع۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”میں آٹھ ہزار نبیوں کے بعد مبعوث کیا گیا ہوں جن میں سے چار ہزار صرف بنی اسرائیل میں سے ہیں“ (کنز العمال جلد ۶ صـ۱۲۰)

پس برصغیر پاک و ہند کی قومیں خدا تعالیٰ کی اس سنت اور قانون سے کبھی باہر نہیں رہ سکتیں کہ ان کی طرف کوئی رسول نہ بھیجا جائے ۔ اس بیان سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ پاک نے ہندوستان کی اقوام کو اپنے مقدس وجودوں سے ضرور نوازا ہے ۔ مامورِ زمانہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گزرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو (قرآن) نے مکار اور کذاب نہیں کہا بلکہ صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ ہر قوم اور بستی میں نبی گزرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی مگر افسوس اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے“

(رسالہ پیغام صلح صـ۳۱)

ہند کے معروف نبی حضرات آدم ، شیث ، کرشن ، رام چندر اور بدھ علیہم السلام ہیں ۔ ان کی تعلیمات کو بعد کے زمانوں میں قوموں نے بگاڑ دیا اور حالانکہ ان نبیوں نے توحید کی تعلیم دی تھی ۔ حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام اس باب میں رقمطراز ہیں :-

”اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی ۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے“

(پیغام صلح صـ۲۳)

حضرت کرشن علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ ”راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی ۔ اور اپنے وقت کا اوتار اور نبی تھا“ (لیکچر سیالکوٹ صـ۳۳) حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں ۔ ”رام چندر کرشن نبی تھے“ (ست دھرم وچار صـ۸) اسی طرح مجدد الف ثانی امام ربانیؒ نے مکتوبات جلد اوّل میں ، مولوی وحید الزمان صاحب نے تفسیر وحیدی میں ، علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے سیرۃ النبیؐ جلد اوّل میں ، خواجہ حسن نظامی مرحوم نے کرشن بیتی میں لکھا ہے کہ رام چندر اور کرشن ہندوستان کے ہادی برحق تھے ۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ کے متعلق آتا ہے کہ آپؒ نے کرشنؑ کے متعلق ایک کشف پر فرمایا ہے :-

”جتنے لوگ گزر گئے ہیں ان میں سے کسی خاص شخص پر کفر کا حکم لگانا بغیر ثبوت شرعی جائز نہیں ہے اور ان دونوں (کرشن و رام چندر) کا حال نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث میں اور قرآن مجید میں آ چکا ہے کہ ہر قریہ میں ہدایت کرنے والا گزرا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہنود میں بھی کوئی ہادی گزرا ہو گا اس طور پر ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے عہد میں ولی ہوں یا نبی“

(رسالہ ارشاد رحمانی طبع اوّل صـ۱۶)

گوتم بدھ علیہ السلام

مہاتما بدھ بھی ہند کے انبیاء میں سے تھے جنہوں نے ہندوؤں میں پھیلی ہوئی بت پرستی کی اصلاح کی ۔ مولوی حشمت اللہ خان لکھنوی اپنی کتاب ”تاریخ جموں و ریاست ہائے مفتوحہ گلاب سنگھ“ کے صـ۳۵۸ جلد سوئم میں لکھتے ہیں ۔

”کتب تواریخ شکا مونی میں لکھا ہے کہ سکیا منی ہندوستان کے انبیاء میں سے تھا .... کہتے ہیں کہ سکیا منی نے کہا ہے کہ میرے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئیں گے“

اسی طرح برصغیر پاک و ہند کے مشہور عالم سید سلیمان صاحب ندوی لکھتے ہیں :-

”قرآن مجید کی آیت وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کو پیشِ نظر رکھ کر مہاتما گوتم بدھ کا نظریہ ایک حد تک مانوس ہو جاتا ہے“

(رسالہ ماہنامہ معارف بابت جنوری ۱۹۲۶ء)

کشمیر میں قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام

کشمیر کی تاریخوں میں درج ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ علاقہ بانڈی پورہ میں ہے ۔ چنانچہ ایک مغربی خاتون مسز ہاروے لکھتی ہیں :-

”ایک فارسی تاریخ کے مطابق جس کا مصنف بدیع الدین ایرانی مؤرخ ہے حضرت موسیٰؑ پیغمبر نے اہل کشمیر کو توحید پر قائم کیا تھا مگر اس کے بعد وہ ایک خدا کی پرستش چھوڑ کر بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے ۔ اس واسطے ایک خوفناک طوفانِ آب نے ان کو غرق کر دیا مگر موسیٰ نبی کی قبر اب تک کشمیر میں موجود ہے“

(سیاحتِ کشمیر جلد ۳ صـ۱۵۹ مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۲ء بحوالہ الفضل ربوہ ۲۵ ؍ فروری ۱۹۵۹ء)

بائیبل میں بھی اشارہ ملتا ہے ۔ وفات موسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں لکھا ہے ”خداوند کے بندہ موسیٰ نے ”موآب“ کے ملک میں وفات پائی“

(استثناء باب ۳۴)

عیسیٰ مسیح پیغمبر ہند کی حیثیت سے

کشمیر کی قدیم تواریخ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جن کا نام یوز آصف بھی ہے) فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر میں آ گئے تھے ۔ انہوں نے اہل کشمیر کو توحید اور نیکی کی طرف بلایا اور وہیں وفات پائی ۔ آج سے قریباً چھ سو سال قبل ملّا نادری نے بڈشاہ کے عہد میں تاریخ کشمیر فارسی زبان میں رقم کی اس میں لکھا :-

”حضرت یوز آصف بیت المقدس کی جانب سے وادیٔ اقدس (کشمیر) کی طرف مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبر کا دعویٰ کیا ۔ شب و روز عبادت باری تعالیٰ میں مشغول رہے ۔ تقویٰ اور پارسائی میں اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی طرف پیغمبر مبعوث [illegible] ...... میں نے ہندوؤں کی کتاب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت [illegible] روح اللہ [illegible] یوز آصف [illegible] نام اختیار کر لیا تھا“

[illegible] علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام نے [illegible] ہندوؤں کی [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام نے [illegible]

حقیقۃ الوحی) کے حصہ سے تقابلی میں لکھا ہے۔

"وانہ نظر الی البلاد الھندیۃ فوجدھا مستحقۃ لنزول فیضہ لانھا کانت مھبط لآدم الاوّل فی بدء الخلیقۃ۔"

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو دیکھا تو اس ملک کو خدا تعالیٰ کے فیض کا مستحق پایا اس لئے کہ یہی آدم اوّل کی جائے نزول تھا ابتداء تخلیق میں۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ دھرم میں فرمایا کہ "حضرت آدمؑ اپنے لڑکوں سمیت ہندوستان آئے" (ص ۲۲)

اس سلسلہ میں محققینِ امت کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:-

ابن سعد نے طبقات میں ابوبکر شافعی نے غیلانات میں اور عبد بن حمید و ابن عساکر نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے نقل کیا ہے کہ خلق اللہ آدم من ارض یقال لھا دجنی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جسد حضرت آدمؑ کا خمیر دجنی نامی علاقہ کی خاکِ پاک سے بنایا۔ (دجنی نامی علاقہ ہندوستان کے کسی مقام کا نام تھا)۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے بموجب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا مشہور عہد بھی ہند میں ہوا۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر درّ منثور میں کہا ہے کہ ابن حاتم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا خیر وادٍ فی الناس وادی مکۃ وواد نزل بہ آدم بارض الھند (الحدیث) کہ لوگوں کے لئے بہتر وادی مکّہ ہے اور دوسری وادیٔ ہند جہاں آدم کا نزول ہوا۔ امام زاہد نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے کہا ہے کہ حضرت آدمؑ ہندوستان میں سراندیپ میں اتارے گئے۔ یہی بات حضرت امام غزالیؒ نے بدء الخلق میں لکھی ہے۔

اُفقِ ہند سے آفتابِ نبوت کا طلوع

مندرجہ بالا امور سے عیاں ہے کہ سرزمینِ ہند کی فضیلت ہے کہ شمسِ نبوت کا طلوع اُفقِ ہند سے ہوا کیونکہ اس دور کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ مولانا سید غلام علی آزاد بلگرامی اپنی کتاب "سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان" میں لکھتے ہیں:-

"نوعِ انسانی کا منبع ہے جو کہ خاتم انام ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اور اسے اپنی جناب مقدس کے لئے خلیفہ منتخب کیا اور اسے اپنی منزہ مسند کے لئے زینت بنایا اور اپنے مقدس اسماء اسے سکھائے اور نفوس ملکیہ کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر اسے آسمان سے زمین پر اتارا اور وہ ارضِ ہند سے جیسے دار الخلافہ بنایا اور اس شرافت سے مخصوص کیا۔"

مفسرینِ اُمّت میں حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا مقام محتاجِ تعارف نہیں فرماتے ہیں:-

فبقی آدم البیت من الھند اربعین سنۃ (تفسیر کبیر رازی)

اسی طرح علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت نقل کرتے ہیں:-

ومنھا حدیث ابن نعیم نزل آدم بارض الھند۔

ترجمہ:- کہ حضرت آدم علیہ السلام ہند کی سرزمین میں پیدا ہوئے۔

آخری زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً فرمایا کہ میری اُمّت کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اس کا آخری حصہ زیادہ بابرکت ہے یا پہلا حصہ۔ اسی حدیث میں ہے: کیف تھلک امۃ انا اوّلھا .... والمسیح آخرھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۸۳)۔ کہ وہ اُمّت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کہ جس کے شروع میں مَیں ہوں۔ درمیانی عرصہ میں بہت سارے مہدی ہیں اور آخری زمانہ میں مسیح مہدیؑ ہوں گے حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے:-

"قال رسول صلعم عصابتان من امتی احرزھما اللہ تعالیٰ من النار عصبۃ تغزوا الھند وعصابۃ تکون مع عیسیٰ ابن مریمؑ"

(النسائی جلد ۲ ص ۵۲ مطبوعہ دہلی)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ فرما دیا ہے ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں غزوہ کرے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہوگا۔"

کعب بن دھیر بن ابی سلمیٰ کا شعر کیسا پیارا ہے۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْل

ترجمہ:- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی تلوار ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور جو ہندی ساخت کی اور خدا تعالیٰ کی تلواروں میں سے کھینچی ہوئی تلوار ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی الی الارض فی صلب آدم"

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آدمؑ کی پشت میں زمین پر اُتارا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخلِ راستی اس ملک میں لاوے ثمار

صوفیاء کی کتابوں میں ایک حدیث مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ"

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۸ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

کہ یمن کی طرف سے رحمت کی ٹھنڈی ہوا پاتا ہوں۔

لغت میں لکھا ہے: اَتانی من قبلہ اُتی من جھتہ اور نفس کا معنی ہے نسیم الھواء (المنجد) یعنی صبح کی ٹھنڈی ہوا جو مشرقی جہت سے آتی ہے اور ہند حجاز سے مشرق میں واقع ہے۔ شاید اسی بناء پر ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نے کہا ہے:-

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسمان سے
پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سُنی تھی دُنیا نے جس مکاں سے
میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

اس بیان سے ظاہر ہے کہ یہی وہ پاک زمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا مہبط بنایا اور نورِ محمدی سے اسے منور کیا اور پھر اسی سرزمین ہند سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ظاہر ہوا۔ عجیب مشابہت ہے کہ اس دَور کے سلسلۂ امانت کا اوّل فرد یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری فرد امام آخر الزمان حضرت احمد قادیانی علیہ السلام اسی سرزمینِ ہندوستان سے ظاہر ہوئے اور اسی برِّصغیر پاک و ہند سے اسلام کا غلبہ مقدّر ہے۔

(بشکریہ الفضل مؤرخہ ۸/۹/۷۹)

وفات

مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ میرے چاچا جان میاں رحیم بخش صاحب صحابی ربوہ میں مورخہ ۲۱/۹/۷۹ کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اسی روز عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک کے پاس نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ چند یوم پہلے حضور نے خود بُلا کر ملاقات کا شرف بخشا اور چار یوم پہلے گھر میں بتایا کہ چار یوم میری زندگی کے باقی ہیں ٹھیک چار یوم کے بعد وفات پا گئے۔ احباب جماعت موصوف کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ محمد دین مستری درویش۔

درخواستِ دُعا

مورخہ ۲۰/۹/۷۹ کو خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بشریٰ سلمہا پاسپورٹ پر اپنے رخصتانہ کے لئے پاکستان روانہ ہوگئیں۔ اِس سے قبل ان کا نکاح گذشتہ سال ماہ اپریل میں مکرم عظیم بخش خان صاحب ابن مکرم محمد رمضان صاحب کوئٹہ (پاکستان) سے ہوچکا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۲۰/۹/۷۹ کو صبح میرے مکان پر مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

خاکسار۔ خالد حسین کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

پہلی قسط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از محمد انعام غوری

یہ زمین و آسمان، سورج چاند ستارے اور پھر یہ کائنات کا ابلغ و محکم نظام اس بات کا ثبوت مہیا کرتا ہے کہ اس جہان کا کوئی خالق اور مالک ہونا چاہیئے۔ لیکن "ہونا چاہیئے" اور "ہے" میں بہت فرق ہے۔ انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو اس بات کا ثبوت ملے کہ خدا تعالیٰ کی ذات واقعی موجود ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس کا بار ثبوت کسی اور کے ذمہ نہیں رکھا۔ بلکہ ہر زمانے میں اپنے نیک و پاک اور برگزیدہ بندوں کے ذریعہ "أنا الموجود" کی آواز خود دنیا کو سناتا رہا ہے — چنانچہ آج سے نئو سال پہلے کی بات ہے کہ وہ خدا جس کو دنیا والوں نے بھلا دیا تھا جس کو دنیا کے ہر مذہب والوں نے فراموش کر دیا تھا وہ اپنی پوری قدرتوں اور طاقتوں اور جلووں کے ساتھ اس شخص پر ظاہر ہوا جو پنجاب میں قادیان کے اس چھوٹے سے قصبے میں جس کی آبادی اس وقت بمشکل دو ہزار تھی نہایت گمنامی اور گوشہ تنہائی میں اپنی زندگی بسر کر رہا تھا اور اپنے معبود حقیقی کی عبادت اور اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور یاد میں ہمہ تن مصروف تھا جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام!

وہ زندہ اور حیّ و قیّوم خدا جس کو اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے وہ آپؑ پر ظاہر ہوا اور اپنے پاک و شیریں اور پُر شوکت مکالمہ و مخاطبہ سے آپ کو مشرف فرمایا تا دنیا ایک دفعہ پھر جان لے کہ اسلام کا خدا زندہ اور حیّ و قیوم خدا ہے اسلام کا خدا گونگا نہیں بلکہ جس طرح وہ پہلے زمانوں میں سنتا اور بولتا تھا آج بھی اسی طرح وہ سنتا اور بولتا ہے اور انا الموجود کی پیاری آواز دنیا کو خود سناتا ہے اور اپنے مصفّٰی علم غیب پر اپنے نیک اور برگزیدہ بندوں کو مطلع کر کے اپنی لازوال اور قدیر ہستی کا ثبوت دیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ — یعنی غیب کا جاننے والا وہی خدا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے ان رسولوں کے جن کو وہ اس کام کے لئے پسند کرتا ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں فرماتے ہیں:—

"زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے۔ سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ کیا یہودی کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے ہمارا زندہ خدا ہے وہ ہماری مدد کرتا ہے وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۵)

(۲) ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں:—

"ایک وہ زمانہ تھا کہ پادری لوگ محض تعصب سے یہ خواہش کرتے تھے کہ قرآن شریف میں کوئی پیشگوئی نہیں اور علماء اسلام جواب تو دیتے تھے مگر سچ بات یہ ہے کہ پیشگوئیوں اور خوارق کے منکر کا جواب دینا اسی شخص کا کام ہے جو پیشگوئی دکھلا بھی سکے ...... اب وہ زمانہ آگیا ہے جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی صلعم جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۳)

(۳) اسی طرح آپؑ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کی عظمت اور شوکت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:—

"میری پیشگوئیاں میری صداقت کا بیّن ثبوت ہیں۔"

میرا خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے معارف اور نکات بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔"

(اربعین)

سامعین کرام! کسی نبی کی پیشگوئیوں کو جب ہم یکجائی نظر سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پیشگوئیاں بنیادی طور پر دو اہم پہلو یعنی تبشیر اور انذار پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ

یعنی ہم رسولوں کو بشارت دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجتے ہیں۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت بھی مادی اور روحانی دو عظیم انقلابات کا پیش خیمہ تھی۔

چنانچہ آپؑ کی پیشگوئیاں جہاں عظیم روحانی انقلاب کے متعلق جماعت کی ترقی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ پر مشتمل ہیں وہاں انذاری طور پر دشمنوں کی ناکامی و نامرادی اور فضائی و زمینی تغیرات اور ایسے مادی اور سیاسی انقلابات کی نشاندہی کرتی ہیں جو محیّر العقول طور پر دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دینے والے ہیں وقت کی رعایت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیوں میں صرف چند ایک پیشگوئیاں سامعین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں

تبشیری پیشگوئیاں

سب سے پہلے میں ان تبشیری پیشگوئیوں کو لیتا ہوں جو آپؑ کی اپنی ذات، مبشر اولاد اور جماعت کی ترقی سے متعلق ہیں مارچ ۱۸۸۲ء میں ماموریت کے متعلق سب سے پہلا الہام آپؑ کو ان الفاظ میں ہوا۔

"يَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔

یعنی: اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا ہے۔ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔

(تذکرہ)

اس الہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان مشن پر آپؑ کو مامور فرمایا وہ کوئی معمولی مشن نہیں ساری دنیا میں تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرنے کا مشن آپ کے سپرد کیا گیا اور اس وقت آپؑ کی بے سروسامانی آپؑ کی بے کسی اور کسمپرسی کا کیا عالم تھا آپ ہی کے الفاظ میں آپ کو سناتا ہوں آپؑ فرماتے ہیں:

"جبکہ میں نے اپنے تئیں دیکھا تو نہایت درجہ گمنام اور احدٌ من الناس پایا وجہ یہ کہ میں تو نہ کوئی خاندانی پیرزادہ اور کسی گدی سے تعلق رکھتا تھا تا میرے

پیر ان لوگوں کا اعتقاد ہو جاتا اور وہ میرے گرد جمع ہو جاتے جو میرے باپ دادے کے مرید تھے اور کام سہل ہو جاتا اور نہ میں کسی مشہور عالم فاضل کی نسل میں سے تھا۔ تا بعد طالب آبائی شاگرد کا میرے ساتھ تعلق ہو جاتا اور نہ میں کسی عالم فاضل سے باقاعدہ تعلیم یافتہ اور سند یافتہ تھا تا مجھے اپنے سرمایۂ علمی پر ہی بھروسہ ہوتا اور نہ میں کسی جگہ کا بادشاہ یا نواب یا حاکم تھا تا میرے رعب حکومت سے ہزاروں لوگ میرے تابع ہو جاتے بلکہ میں ایک غریب اور ویرانہ گاؤں کا رہنے والا اور بالکل ان ممتاز لوگوں میں سے الگ تھا جو مرجع عالم ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں..... ایک سخت ناکامی کا سامنا تھا کیونکہ کوئی پہلو بھی درست نہ تھا اوّل مال کی ضرورت ہوتی ہے سو اس وحیٔ الٰہی کے وقت تمام ملکیت ہماری تباہ ہو چکی تھی اور ایک بھی ایسا آدمی ساتھ نہ تھا جو مالی مدد کر سکتا..... ہر ایک طرف سے بال و پر ٹوٹے ہوئے تھے پس جس قدر مجھے اس وحیٔ الٰہی کے بعد سرگردانی ہوئی وہ میرے لئے ایک طبعی امر تھا اور میں اس بات کا محتاج تھا کہ میری زندگی کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ عظیم الشان وعدوں سے مجھے تسلّی دیتا تا میں غموں کے ہجوم سے ہلاک نہ ہو جاتا پس میں کس منہ سے خداوند کریم و قدیر کا شکر کروں کہ اس نے ایسا ہی کیا اور میری بے کسی اور بے قراری کے وقت میں مجھے مبشرانہ پیشگوئیوں سے تھام لیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۲ تا ص۵۴)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت پیار بھرے انداز میں تسلّی دیتے ہوئے اور بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

"لَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ أَلَا إِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ إِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ" (تذکرہ صفحہ ۴۸)

یعنی: خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ سنو! خدا کی رحمت قریب ہے خدا کی مدد قریب ہے وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہیں لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہری ہو جائیں گی اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گی۔

آج دنیا گواہ ہے کہ اس چھوٹے سے گمنام قصبہ میں ایک گمنام شخص کی ملاقات نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں سے بلکہ افغانستان عرب یورپ و امریکہ اور افریقہ وغیرہ ممالک سے ہزارہا انسان آئے اور لاکھوں نے بیعت کے خطوط لکھے۔

ابھی اس پیشگوئی کو شائع ہوئے ۲۵ سال ہی گزرے تھے کہ اس کے پورا ہونے کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آرہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کر سکتا اور ہر چند کہ مولویوں کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوعِ خلائق نہ ہو یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے اور قریباً دو سو مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دئے بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے۔ لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے اور انجام یہ ہوا کہ میری جماعت پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات میں پھیل گئی اور ہندوستان میں بھی جا بجا تخم ریزی ہو گئی بلکہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریز بھی مشرف باسلام ہو کر اس جماعت میں داخل ہوئے اور اس قدر فوج در فوج قادیان میں لوگ آئے کہ یکوں کی کثرت سے کئی جگہ سے قادیان کی سڑک ٹوٹ گئی۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۲۹)

یہ تو ۱۹۰۷ء کی بات ہے آج بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر جو ہزارہا لوگ ایشیا سے یورپ امریکہ سے افریقہ سے انڈونیشیا سے ماریشس سے اسی طرح دنیا کے ہر براعظم اور ہر ملک اور ہر جزیرہ سے مرکز سلسلہ قادیان و ربوہ میں کھنچے چلے آتے ہیں آپ جانتے ہیں وہ کس کے مہمان ہوتے ہیں؟ وہ اس شخص کے مہمان ہوتے ہیں وہ اس عظیم انسان کے بُلاوے چلے آرہے ہیں جس نے آج سے نوّے سال قبل نہایت کسمپرسی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی تھی یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں اپنے اشعار میں فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بےکس و گمنام بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

صرف یہی نہیں بلکہ اس کمزوری اور کسمپرسی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی بشارت دی کہ:-

(۱) "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

(۲) نیز فرمایا:-

"وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی چنانچہ خلافت ثالثہ کے اس مبارک دور میں ۱۹۶۵ء میں گیمبیا کے ایک گورنر جنرل مسٹر ایف ایم سنگھاٹے جن کو خدا تعالیٰ نے قبولِ احمدیت کی سعادت بخشی، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبرک کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا انہیں بھجوایا جائے تاکہ وہ اسے اپنے سینے سے لگائیں اور خدائی الہام و پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے اس سے برکت حاصل کریں۔

اس موقع پر یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ایک بادشاہ کی غلامی کی خوشخبری نہیں دی گئی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب لجۃ النور میں اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"میں نے ایک مبشر رؤیا میں مخلص مومنوں اور عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اس ملک کے تھے اور بعض عرب کے اور بعض فارس کے تھے جن کو میں نہیں جانتا.... پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آئی کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے بہت برکتیں دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکتیں ڈھونڈیں گے اور میں انہیں مخلصوں میں داخل کروں گا یہ وہ رؤیا ہے جو میں نے دیکھی اور یہ وہ الہام ہے جو خدائے علام الغیوب کی طرف سے مجھے ہوا۔"

پس اس عظیم الشان اور روشن اور واضح کشف اور الہام میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ مختلف ممالک کے رہنے والے لوگ اور بادشاہ آپ پر ایمان لائیں گے۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) محترم اللہ بخش صاحب شاہد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم ہالینڈ مقبول خدمت اسلام کے لئے نیز جملہ احباب جماعت ہالینڈ کی خیر و عافیت اور ترقیات کے لئے۔

(۲) مکرم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب ایم اے مقیم اندور صحت و عافیت والی زندگی کے لئے مناسب روزگار اور بچوں کے نیک رشتوں کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ دن بدن ضعیف ہوتی جا رہی ہیں ان کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے اور میرے نسبتی بھائی نعیم احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وکالت میں نمایاں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: انور احمد دلیر ورکہ

(۴) میری خوشدامنہ صاحبہ کا انتڑیوں کا آپریشن کینیڈا میں ہو رہا ہے احباب سے شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ڈاکٹر اعجاز احمد قمر کینیڈا

"اسلام اور عیسائیت" کے عنوان پر

مدراس میں عظیم الشان اور کامیاب کانفرنس

کثیر تعداد میں عیسائیوں کی شرکت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

احمدیہ مسلم مشن مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء کو دار التبلیغ کے وسیع ہال میں اسلام اور عیسائیت کے زیر عنوان ایک نہایت شاندار اور کامیاب کانفرنس منعقد ہوئی۔

پس منظر مورخہ ۱۶ تا ۲۲ جولائی ۱۹۷۹ء کو مختلف عیسائی تنظیموں کی طرف سے مدراس میں ہمارے مشن ہاؤس کے قریب ہی ایک کنونشن "راہ حق" کے عنوان پر منعقد ہوئی تھی۔

مورخہ ۲۱ جولائی کے اجلاس میں مقررین نے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض حملے کئے۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس اجلاس کے بعد بعض احمدی احباب نے قرآن کریم لے کر اُن مقررین سے بات کرنی چاہی۔ لیکن اُنہوں نے بات کرنے سے صریحًا انکار کیا۔

لہٰذا دوسرے دن ان تقریروں میں بیان کردہ بعض اعتراضات کا قرآن کریم اور بائبل کی آیتوں کی روشنی میں جواب شائع کر کے مذکورہ کنونشن کے اختتام پر ہمارے مشن ہاؤس کے قریب ہی ہمارے خدام تقسیم کرتے رہے۔

اُس وقت چند عیسائیوں نے ہمارے نوجوانوں پر حملہ کیا اور مار پیٹ بھی کی اور تمام لٹریچرز پھاڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن اس میں وہ لوگ ناکام ہوئے۔ اس طرح اُنہوں نے یہ ثابت کیا کہ حضرت یسوع مسیح کی صحیح تعلیم سے اُنہیں کوئی وابستگی نہیں ہے۔

حالانکہ حضرت یسوع مسیح کی تعلیم یہ تھی:۔

"جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُسکی طرف پھیرے .... اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو"۔ (متی ۵ : ۳۹، ۴۵م)

گویا کہ ان کے دکھاوے کے دانت اور ہیں اور چبانے کے اور!!

تشہیر ان عیسائی مقررین کی طرف سے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے ایک جلسۂ عام کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے گئے۔ اس کانفرنس کے بارے میں سارے شہر میں بڑے بڑے پوسٹرز چسپاں کئے گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات تمام علاقوں میں اور خاص کر عیسائی حلقوں میں تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں شہر کے تمام عیسائی مشنوں اور سرکردہ عیسائی پرچارکوں کے نام باقاعدہ دعوت نامے بذریعہ ڈاک ارسال کئے گئے۔

نیز عیسائی کنونشن میں جنہوں نے تقریریں کی تھیں ان کو خاص طور پر دعوت دی گئی کہ وہ آکر ہماری کانفرنس کو مخاطب کریں۔ اس طرح ہم نے اپنی وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کیا۔

لیکن اس دعوت کا جواب دیتے ہوئے اُنہوں نے تقریر کرنے سے معذرت کی البتہ شرکت کرنے کا وعدہ کیا۔

حاضرین کانفرنس کا انتظام دار التبلیغ کے عالی شان ہال میں کیا گیا۔ وقت مقررہ پر ہی ہال میں بچھی ہوئی تمام کرسیاں عیسائیوں اور غیر احمدیوں سے پُر ہو گئیں۔ اس لئے احمدیوں کو نیچے بچھی ہوئی دریوں پر بیٹھنا پڑا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہمارے جلسہ میں وہ تمام عیسائی مقررین آئے ہوئے تھے جنہوں نے عیسائی کنونشن میں تقریریں کی تھیں۔ اور وہ لوگ باقاعدہ ہماری تقریریں نوٹ کرتے رہے۔

اِس کانفرنس میں معقول تعداد میں عیسائی مبلغین اور دیگر تعلیم یافتہ افراد اور آفیسرز بھی موجود تھے۔ غیر احمدی اور دیگر غیر مسلم حضرات بھی بہت ذوق شوق سے آئے ہوئے تھے۔

مشن ہاؤس کے باہر بھی سینکڑوں کی تعداد میں لوگ کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کی مدد سے تقاریر سماعت کرتے رہے۔

جلسہ کا آغاز یہ جلسہ ٹھیک ۶ بجے خاکسار کی زیر صدارت محترم علی محی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔

سب سے پہلے خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں اِس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اسلام کی امن بخش اور صلح کن تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ عیسائی مقررین کے بعض اعتراضات کا جواب دینے سے قبل بتایا کہ آج دُنیا میں عیسائیوں کے بعد سب سے زیادہ بائبل پر تحقیق کرنے والے صرف اور صرف احمدی احباب ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اُن ہی کو قرآن کریم اور بائبل پر پورا عبور عطا فرمایا ہے اسی وجہ سے عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی صلاحیت بھی صرف احمدیوں کو ہی حاصل ہے۔

صلیبی موت سے نجات اس کانفرنس کی پہلی تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس کی انگریزی میں The Deliverance of Jesus from The cross. کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے ناقابل تردید انجیلی حوالوں کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ حضرت یسوع مسیح صلیبی موت سے بچا لئے گئے تھے۔ آپ نے بتایا کہ بائبل کی رو سے صلیبی موت ایک لعنتی موت ہے جو ایک نبی کے شایانِ شان نہیں۔ اس طرح اسلام نے عیسیٰؑ کی عزت کو یہودی الزام تراشیوں سے بچا کر اُنہیں ارفع مقام پر فائز فرمایا۔ گویا کہ عیسائی دنیا پر اسلام کا یہ ایک نہایت عظیم الشان احسان ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں مختلف تواریخی شہادتوں کے ذریعہ صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح ناصری کا مشرقی ممالک میں سیاحت کرنا اور کشمیر میں آباد ہونا اور وہیں طبعی وفات پانا اور وہیں پر اُن کا مقبرہ ہونا وغیرہ ثابت کیا۔

تردید کفارہ اس عنوان پر مکرم شیخ علی صاحب آف کوٹار نے تقریر کرتے ہوئے بائبل کے مختلف حوالوں سے عیسائیوں کے اِس نامعقول عقیدہ کا اچھے پیرائے میں بطلان ثابت کیا۔

پیشگوئیاں تیسری تقریر مکرم محی الدین علی صاحب کی پیشگوئیاں کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے تورات اور انجیل کے مختلف حوالوں کی روشنی میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بہت ساری پیشگوئیاں بیان کیں۔

اعتراضات کا جواب آخر میں خاکسار نے اُن اعتراضات کا جو عیسائی مقررین نے مختلف آیات کے سیاق وسباق کو کاٹ کر کئے تھے تفصیل سے بائبل اور قرآن مجید کی مختلف آیتوں کی روشنی میں مختلف دلائل و براہین کے ساتھ جواب دیا۔

نیز قرآن مجید اور بائبل کی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے انسان کی نجات کے حصول کے ذرائع بیان کئے۔ اور ثابت کیا کہ موجودہ عیسائیت کو حضرت یسوع مسیح کی تعلیمات اور آپ کے مشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ ثابت کیا کہ موجودہ عیسائیت اصل میں پولوسیت ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم نوجوان صاحب نے تمام سامعین اور مدعوین کا شکریہ ادا کیا۔ یہ جلسہ ۳½ گھنٹہ تک جاری رہنے کے بعد نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسہ کے اوّل تا آخر تمام حاضرین ہمہ تن ہو کر بہت دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے بیٹھے رہے اور کئی ایک عیسائی مبلغین ہماری تقریروں کے نوٹ لیتے رہے۔

جلسہ کے اختتام پر عیسائی پرچارکوں کے ساتھ دیر تک بات چیت ہوتی رہی اور ہمارے اِس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ہم دونوں مل کر آئندہ مختلف عنوانوں کے تحت SEMINAR منعقد کرتے رہیں گے۔

اسی طرح کئی غیر احمدی معززین نے جلسہ کی کامیابی پر مبارک باد دی۔

راہ امن اور راہ حق پچھلے ایک سال سے یہاں کی ایک عیسائی تنظیم کی طرف سے "راہ حق" (MEYI VAZHI) کے نام سے تامل میں ایک ماہانہ رسالہ نکلتا ہے جس میں اسلام اور عیسائیت کے زیر عنوان ایک مستقل کالم میں اسلام کے خلاف باقاعدہ مختلف اعتراضات شائع ہوتے رہتے ہیں ان کے تمام اعتراضات کا جواب دینے کی توفیق خدا تعالےٰ نے ہمارے رسالہ راہ امن کو عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ جب سے اِس رسالہ نے اسلام پر اعتراضات شروع کئے ہیں اُس وقت سے ہی ہم نے جوابات بھی شروع کئے ہیں۔ اسی طرح راہ امن میں بھی اسلام اور عیسائیت کے زیر عنوان ایک مستقل کالم مرتب ہوتا ہے یہ کالم قارئین رسالہ بہت

(باقی ملاحظہ کریں صفحہ ۔۔۔ پر)

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیر

الحاج بی ۔ ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم صدر جماعت بنگلور کا ذکرِ خیر

۱۶ فروری ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک جماعتِ احمدیہ بنگلور کے لئے انتہائی رنج کا دن تھا ۔ اس لئے کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات ½ ۱۲ بجے جماعت کے ایک دیرینہ مخلص خادم اور علم دوست بزرگ الحاج بی ایم عبد الرحیم صاحب (خلف الرشید حضرت محمد موسیٰ رضا صاحبؓ جو جماعتِ احمدیہ بنگلور کے اوّلین احمدیوں اور ایک حیثیت سے جماعت کے بانیوں میں سے تھے) بعمر ۸۹ سال داغِ مفارقت دے کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم گوناگوں صفات اور خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ احمدیہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے ۔ اپنی سخن گوئی، محنت، اخلاص، دیانت داری اور اقربا پروری کے سبب اپنوں اور بیگانوں میں بہت مشہور اور مقبول تھے جن کی وجہ سے ہر ایک انہیں پسندیدہ نظروں سے دیکھا کرتا تھا ۔ مرحوم نے اپنی زندگی میں جماعت کی ترقی و بہبودی کے لئے جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں ذیل میں اُن کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔

۱۹۳۶ء کی بات ہے جب قادیان میں احراری شورش بہت زوروں پر تھی اور اخبارات میں چاروں طرف سے جماعتِ احمدیہ پر کفر کے فتوے لگ رہے تھے اُنہی دنوں میں محمد اکبر نامی ایک جوان سال احمدی دوست کی وفات واقع ہو گئی جماعت کے دوستوں نے جو اُس وقت چھ سات افراد پر مشتمل تھی ۔ اس میّت کو ایک قدیم قبرستان میں جہاں متوفی کے دیگر رشتہ دار مدفون تھے دفنانے کے لئے لے جایا گیا تو قریباً دو ہزار مسلمانوں کا مجمع شور و غل کرتا ہوا قبرستان پہنچ گیا اور میّت کو دفن کرنے سے روک دیا ۔ اور ڈیڑھ دن تک لاش قبرستان میں پڑی رہی اور احمدی بہت پریشان رہے چونکہ عبد الرحیم صاحب مرحوم کے تعلقات یہاں کے افسرانِ اعلیٰ اکابرین و عمائدینِ شہر سے بڑے گہرے اور دوستانہ تھے انہوں نے افسرانِ بالا سے مل کر اُنہیں حقیقتِ حال سے آگاہ کیا تب افسرانِ بالا نے فتنہ و فساد کو روکنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک علیحدہ قبرستان کے لئے جگہ دی اور لاش کو پولیس و دیگر اکابرینِ شہر کی معیت میں جلوس کی شکل میں لے جاکر "احمدیہ قبرستان" میں دفن کیا گیا ۔

اُنہی ایام میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین ایک مناظرہ بر مسئلہ حیات و وفات مسیح منعقد ہوا ۔ احمدیوں کی جانب سے خالدِ احمدیت محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی بحیثیت مناظر مقرر ہوئے ۔ اس مناظرہ کو کامیاب بنانے کے لئے عبد الرحیم صاحب مرحوم نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بہت کوشش کی جزاہم اللہ ۔

۱۹۳۷ء میں محترم غلام قادر صاحب شرقی جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ بنگلور ہجرت کر کے سکندر آباد چلے گئے تو یہاں کی جماعت میں ایک خلاء سا پیدا ہو کر جماعت کا شیرازہ بکھر گیا ۔ نمازیں وغیرہ حضرت محمد موسیٰ رضا صاحبؓ کے ایک قدیم مکان کے چوبارہ پر ہوا کرتی تھیں اور یہ حالت ۱۹۴۴ء تک جاری رہی آخر کار بی ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم نے اپنے نئے تعمیر شدہ مکان "دار الفضل" میں جماعت کو نمازوں، جلسوں اور جماعت کی ہر قسم کی کاروائی کرنے کی بخوشی اجازت دیدی اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے ۔ الحمد للہ ۔

مرحوم کو اس بات کا بہت رنج اور افسوس ہوا کہ قبرستان کی ملحقہ زمین کا بہت سارا حصہ غیر مسلموں کے قبضہ میں چلا گیا اور وہاں مکانات تعمیر ہو گئے تو مرحوم نے بقیہ حصے کو جماعت کے قبضہ میں لینے کے لئے قانونی کاروائی شروع کر دی اور یہ سلسلہ لگاتار چار پانچ سال کے عرصہ تک جاری رہا مرحوم نے سارا خرچ جو قریباً ۶ ہزار روپیہ تک آیا تھا وہ اپنے جیب سے ادا کرتے رہے ۔ اس وقت آپ صدر جماعت احمدیہ منتخب ہو چکے تھے ۔ جزاہم اللہ ۔ اور زمین پر بھی جماعت کا مکمل قبضہ ہو گیا ۔ الحمد للہ ۔

۱۹۵۶ء میں مرحوم بحیثیت صدر جماعت مقرر ہوئے اور وفات تک اس عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے جونہی آپ صدر مقرر ہوئے سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ بکھرے ہوئے احمدی دوستوں سے ذاتی طور پر ملاقاتیں کیں اُنہیں نمازوں اور جلسوں میں شمولیت کی تحریک کی اور جماعتی تنظیم کے فوائد بتلائے جس کا خوشکن نتیجہ یہ نکلا کہ دوست نمازوں اور جلسوں میں شامل ہونے لگے ۔ چندہ جات کی آمد میں ترقی ہونے لگی ۔ خدام و لجنہ کی مجلسوں میں از سرِ نو گرما گرمی پیدا ہو گئی اور انتہائی پابندی کے ساتھ مرحوم کی صدارت میں مرکز کے ہر حکم کی تعمیل ہونے لگی ۔ اس طرح جماعت ترقی کے زینہ پر گامزن ہو گئی ۔ الحمد للہ ۔

مرحوم اپنی زندگی میں کئی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور موجودہ خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں ۔ اور ۱۹۶۰ء میں فریضہ حج بھی ادا کر چکے ہیں ۔ آپ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ہر فرد کے عشق میں ہمیشہ سرشار نظر آتے تھے ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان سے بڑی محبت کرتے تھے ۔ آپ کی سب سے بڑی یہی خواہش تھی کہ شہر بنگلور میں ایک مسجد احمدیہ تعمیر ہو جائے اس نیک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرحوم نے آخری وقت تک بے انتہا کوشش کی مگر یہ کام تو آپ کی زندگی میں نہ ہو سکا مگر آپ نے تعمیر مسجد کے لئے مستحکم بنیادیں رکھدی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اُنہیں بنیادوں پر آئندہ مرحوم کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی ۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرماتے ہوئے اُنہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور جماعت اور لواحقین کو اس صدمۂ جانکاہ پر صبر اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

خاکسار ۔ محمد شفیع اللہ ابن مرحوم بی یم عبد الرحیم صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ بنگلور

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم الحاج محمد محسن صاحب کا ذکرِ خیر

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ جنہوں نے گذشتہ اپریل میں وفات پائی ۔ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بانیٔ جماعت احمدیہ یادگیر کے قرابت داروں میں سے تھیں ۔ محترمہ بڑی نیک اور مرکز احمدیت قادیان سے والہانہ اُنس رکھتی تھیں ۔ خاکسار راقم الحروف کو کچھ عرصہ بطور مبلغ یہاں کام کرنے کا موقعہ ملا ۔ آپ مرکز سے آنے والے ہر ایک سے بڑے پیار سے ملتیں ۔ اور اُن کی ضیافت پر خوشی محسوس کرتیں ۔ مبلغین کرام سے خاص اُنس رکھتیں مرکز سے جو بھی مبلغ وہاں متعین ہوتا اُس کی خاطر مدارات کا بہت خیال رکھتیں ۔

محترمہ لمبے عرصہ تک بیمار رہیں بیماری کے ایام بڑے صبر و شکر سے گذارے ۔ مرحومہ اپنے پیچھے سات بچے اور دو بچیاں اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو آپ کے نیک نمونہ پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین ۔

خاکسار ۔ بشارت احمد بشیر مبلغ علاقہ پونچھ (کشمیر)

اخبارِ قادیان

● محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کشمیر کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد مورخہ ۲/۹/۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں ۔ مکرم عمر الدین صاحب درویش ڈرائیور بھی جو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دورۂ کشمیر کے دوران کار ڈرائیو کرنے کے لئے کشمیر گئے ہوئے تھے مورخہ ۲/۹/۷۹ کو ہی قادیان واپس ہوئے ۔

● مورخہ ۱۲/۹/۷۹ کو مکرم بہادر خان صاحب درویش کی خوشدامن صاحبہ جو دو ہفتے قبل بہار سے اپنی بیٹی کے پاس قادیان آئی ہوئی تھیں وفات پاگئیں ۔ اُسی روز بعد نماز عصر مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب قائمقام امیر مقامی نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی ۔

مدراس میں عظیم الشان کانفرنس بقیہ صفحہ ۹

ذوق و شوق سے اور دلچسپی سے پڑھتے ہیں جس کا علم مجھے موصول ہونے والی بیسیوں چٹھیوں سے ہوا ۔ مذکورہ جلسہ میں راہ حق رسالہ کے ایڈیٹر اور انکے ساتھیوں نے بھی شرکت کی ۔

چار بیعتیں خدا کے فضل و کرم سے حال ہی میں چار نوجوانوں کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے آمین ۔

خدا کے فضل و کرم سے مشن ہاؤس میں روزانہ بعد نماز فجر قرآن مجید اور حدیث کا درس ہوتا ہے ۔ اور باقاعدہ سٹڈی کلاس بھی ہوتی ہے ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرماتا رہے ۔ آمین

اموال میں خیر و برکت پیدا کرنے کا راز!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف لطیف "تبلیغ رسالت" جلد نہم صفحہ ۵۴ پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔"

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مبارک ہے وہ احمدی بھائی جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنے اموال کو اخلاص کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور مقررہ شرح کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور با شرح ادا کرنے کے علاوہ دیگر تحریکات چندہ مثلاً تحریک جدید۔ وقف جدید۔ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ درویش فنڈ۔ مرمت مقامات مقدسہ وغیرہ میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ یقیناً ایسے مخلصین کے اموال اور نفوس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے اخلاص کے ساتھ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور با شرح ادائیگی کی توفیق بخشے اور دوسری مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

چیف منسٹر پنجاب سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل کی موضع سیکھواں میں آمد

اور جماعت احمدیہ کے وفد کی جلسہ میں شمولیت

مورخہ ۲۳ ستمبر کو قادیان کے نواحی گاؤں سیکھواں میں سردار اجاگر سنگھ صاحب سینئر وائس پریذیڈنٹ اکالی دل و ایم ایل اے کی طرف سے ان کی اپنی صحت یابی پر اکھنڈ پاٹھ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس اکھنڈ پاٹھ کے بھوگ (رسم اختتام) میں سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل چیف منسٹر پنجاب اور سرکردہ لیڈران کے علاوہ جماعت احمدیہ کے وفد نے بھی شرکت کی۔ چیف منسٹر صاحب کا وہاں شایان شان استقبال کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے وفد نے بھی استقبال میں حصہ لیا اور ان سے ملاقات کی۔ بعدہٗ ایک پبلک جلسہ کو بادل صاحب نے خطاب کیا۔ اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ناظر امور عامہ قادیان

منظوری انتخاب جماعت احمدیہ بنگال

مکرم شمس الحق صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید، جماعت احمدیہ بنگال چونکہ اب بنگال میں نہیں رہتے۔ اس لئے مقامی جماعت نے مکرم عبد الرحمٰن صاحب کا انتخاب بطور سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید بغرض منظوری بھجوایا ہے لہٰذا ۳۱ اپریل ۸۰ء تک مکرم عبد الرحمٰن صاحب کی بطور سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ ناظر اعلیٰ قادیان

ڈاکٹر سید منصور احمد کا کلینک مظفر پور بہار میں

پریکٹس کا نادر موقع!

ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کا کلینک مظفر پور (بہار) میں قریباً نصف صدی سے بنی نوع انسان کی خدمت کر رہا ہے اور پورے علاقہ میں اس کی شہرت اچھی ہے۔ اس اثر کو لمبے عرصہ تک قائم رکھنے اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے تعاون کے لئے ہمیں ایک نوجوان احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو ڈاکٹر صاحب کیساتھ پریکٹس کرے اور اپنی محنت اور لگن سے اس علاقہ میں اپنا ایک مقام بنا لے۔ انشاء اللہ چند سالوں میں ہزاروں روپے ماہوار کی امید ہے۔

X-ray Clinic اور Pathological Laboratory بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی احمدی ڈاکٹر یہاں پریکٹس شروع کرنے کا خواہشمند ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کرے۔

خاکسار: سید داؤد احمد "دی بھارت میڈیکل ہال" کلیانی۔ مظفر پور بہار (پن ۸۴۲۰۰۱)

شادی خانہ آبادی

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں ۱۲ ستمبر ۷۹ء کو عزیزم عطاء الٰہی خان صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ قادیان کی شادی عزیزہ مبینہ قادر صاحبہ دختر مکرم عبد القادر صاحب مقیم انگلستان (ابن مکرم خان محمد صاحب ساکن کروڑ پکا ضلع ملتان) سے عمل میں آئی۔ عزیزہ حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابیؓ کے داماد مکرم ملک عطاء محمد صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی مقیم کوئٹہ کی نواسی ہے۔

اسی روز رخصتانہ سے پہلے قانون کے مطابق عدالت میں نکاح کی رجسٹریشن ہوئی اور پھر محترم نواب منصور احمد خان صاحب امام مسجد نور نے بعد نماز عصر مسجد میں نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور ۱۴ ستمبر کو عزیز انعام الٰہی خان صاحب کے مکان پر دعوت ولیمہ ہوئی۔ جسمیں محترم امام صاحب نے مع بیگم صاحبہ محترمہ اور متعدد احمدی و دیگر احباب و خواتین نے شرکت کی اور دعا کی۔

عزیز نے اس خوشی کے موقعہ پر مرکز کی متعدد مدات کے لئے رقم بھجوائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے موجب برکات اور سلسلہ احمدیہ کے لئے باعث ترقی ہو۔ آمین

خاکسار:
ملک صلاح الدین ایم۔ اے درویش قادیان

دورہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر بطور انسپکٹر وقف جدید

آندھرا و کرناٹک کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر، وصولی چندہ وقف جدید اور وعدہ جات سال نو کے سلسلہ میں عنقریب کرناٹک اور آندھرا کی جماعتوں کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ موصوف اپنے پروگرام سے جماعتوں کو خود ہی اطلاع دیں گے۔ امید ہے کہ عہدیداران اور مبلغین کرام ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا:- (۱) محترمہ نصرت جہاں صاحبہ مقیم جلنگھم انگلینڈ۔ اپنی صحت و سلامتی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے (۲) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کشری مقیم انگلینڈ۔ اپنی صحت یابی۔ بچوں کے نیک اور مناسب رشتوں اور ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES: 52325/52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:- چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No 76360.

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۳ - ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں بمبئی میں آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔ جسمیں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شرکت فرمائیں گے۔ کانفرنس کے افتتاح کے لئے جناب چیف منسٹر صاحب سے درخواست کی گئی ہے۔ نیز بمبئی کے میئر جناب راجہ جمبولکر صاحب مہمان خصوصی ہوں گے۔

★ — پروگرام کے مطابق ۱۳ اکتوبر بروز ہفتہ جلسہ پیشوایان مذاہب ۳ بجے بعد دوپہر بھارتیہ ودیا بھون ہال۔ چوپاٹی، بمبئی میں شروع ہوگا۔ ۱۴ اکتوبر بروز اتوار برلا ہال میں ہی "موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت" کے عنوان پر جلسہ، دس بجے صبح سے دو بجے دوپہر تک ہوگا۔ اور چار بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک مستورات کا جلسہ ہوگا۔

★ — محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اعزاز میں استقبالیہ اور پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

★ — ہندوستان کی تمام جماعتوں اور جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر کی خواتین و احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی شرکت کی تحریک کریں۔

★ — مہمانانِ کرام "بمبئی سنٹرل" سٹیشن پر اُتریں۔ ان کے خیر مقدم کے لئے خدام الاحمدیہ کے نوجوان سٹیشن پر موجود ہوں گے۔

★ — قیام و طعام کا انتظام جماعت بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق ہلکا سا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام کے جماعتی انتظام کے علاوہ جو دوست اور فیملیز سہولت کی خاطر ہوٹل میں ٹھہرنا پسند فرمائیں وہ مبلغ انچارج کو رقم بھجوا کر ہوٹل میں ریزرویشن کروا سکتے ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: غلام نبی نیاز۔ فاضل۔ بی۔اے مبلغ سلسلہ

("الحق بلڈنگ" ۱۷ وائی ایم سی اے روڈ بمبئی نمبر ۸)

جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسبِ فیصلہ جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس اس مرتبہ شاہجہانپور میں ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہونا قرار پائی ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور اُتر پردیش و راجستھان کی جماعتوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شمولیت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

★ — قیام و طعام کی ذمہ داری مقامی احباب جماعت اور کانفرنس پر ہوگی۔

★ — مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

★ — اُتر پردیش اور راجستھان کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" خاکسار صدر مجلس استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ خط و کتابت صدر مجلس کے نام کی جائے۔

احباب دُعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔

خاکسار:

جنرل سیکرٹری شاہجہانپور		سیکرٹری
مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی	عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ۔ صدر مجلس استقبالیہ	مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ

C/o Ahmadi & Co Bahadur ganj

SHAH JAHAN PUR – 242001 (U.P.)

اظہار تشکر و درخواست دُعا:- اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے بیٹے محمد ظفر اللہ کو رانچی کے مشہور کالج میں "آئی کام" میں داخلہ مل گیا ہے الحمد للہ۔ درویشان کرام اور جملہ احباب جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر، درویش فنڈ اور شکرانہ فنڈ میں /۱۵ روپے جمع کئے گئے ہیں۔ خاکسار: محمد حبیب اللہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

مورخہ ۵ - ۶ - ۷ اکتوبر کو منعقد ہوگا!

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا دوسرا اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا پہلا سالانہ اجتماع مذکورہ تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اپنی مجالس کی نمائندگی فرمائیں۔ اس اجتماع میں مندرجہ ذیل ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوں گے۔ اس کے مطابق خدام و اطفال تیاری کریں۔

علمی مقابلہ جات:- مقابلہ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی۔ پرچہ ذہانت۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی و مقابلہ تقاریر

عنوانات تقاریر برائے خدام معیار اوّل و دوم:-

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳) خلافت کی برکات (۴) صحابہؓ آنحضرت صلعم کی جان نثاریاں
(۵) تبلیغِ اسلام زمین کے کناروں تک (۶) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

عنوانات تقاریر برائے اطفال معیار اوّل و دوم:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں پر احسانات (۲) احمدی بچوں کی ذمہ داریاں
(۳) مساجد و مجالس کے آداب (۴) اطاعتِ والدین
(۵) علم کی فضیلت (۶) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

ورزشی مقابلہ جات:- فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ رنگ۔ دوڑیں اور اطفال کی دلچسپ کھیلیں وغیرہ۔

نوٹ:- پرچہ ذہانت میں ہر خادم کی شمولیت ضروری ہے ★ باہر سے آنے والے خدام انفرادی اور ٹیموں کی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس اس سال ۴ و ۵ نومبر ۱۹۷۹ء کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق "مہوکبند ٹاڑ" موسیٰ بنی مائنز میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

★ — بیرون صوبہ جات سے تشریف لانے والے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ ہوگا۔

★ — موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

★ — صوبہ بہار کی جماعتیں کانفرنس کے لئے فنڈ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

نیز دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے آمین۔

المشتہر:

عبدالرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور بہار

Ahmadiyya Muslim Mission

TATAR PUR ROAD

BHAGAL PUR – 2

(BIHAR)